حرفِ اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''روشن خیالی'' اور اسلام

یہود جو سودی نظام اور سیکولرازم کے ذریعے پوری دنیا کے انسانوں کو اپنے شکنجے میں جکڑ چکے ہیں' اب یو این او کے سوشل انجینئرنگ پروگرام کے ذریعے عالم اسلام میں شرم وحیا اور خاندانی نظام کی بچی کھچی اقدار کو ختم کرنے کے درپے ہیں' تاکہ مسلمان بھی یورپی اقوام کی طرح حیوان بن کر پوری طرح ان کے غلام بن جائیں۔ نوآبادیاتی نظام سے آزادی حاصل کرنے کے بعد بھی عالم اسلام کے اکثر و بیشتر حکمران ذہنی طور پر اُنہی کی غلامی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کے عزائم کی تکمیل میں یہ حکمران ان کے مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ تاہم زیادہ افسوس ناک امر یہ ہے کہ صدر مشرف ان سب حکمرانوں سے بڑھ کر یہود کے اس ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کوشاں ہیں۔ چنانچہ صدر مشرف اور ان کے ہمنوا روشن خیالی کے نام پر مذہب بیزاری اور بے حیائی کو فروغ دے رہے ہیں۔ حتیٰ کہ پاکستان میں قانون ساز اداروں اور بعض شعبوں میں جس طرح خواتین کو ۳۳ فیصد نمائندگی دی گئی ہے اس کی مثال امریکہ و یورپ اور دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت بھارت میں بھی نہیں ملتی۔ گویا صدر مشرف شاہ سے بڑھ کر شاہ کی وفاداری نبھاتے ہوئے روشن خیالی میں یہود و ہنود سے بھی آگے نکل جانا چاہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نائن الیون کے بعد صدر مشرف نے جو یوٹرن لیا تھا وہ کسی طرح بھی ملک وقوم کے مفاد میں نہ تھا۔ اسی غلط فیصلے کا نتیجہ ہے کہ آج ہم کشمیر جیسے حساس مسئلے کو پس پشت ڈال کر بھارت کے آگے بچھے جا رہے ہیں۔ پاکستان کو اپنے اس موقف پر ڈٹے رہنا چاہیے کہ تمام معاملات سے پہلے کشمیر کے مسئلے کو حل کیا جائے' کیونکہ اس کے بغیر بھارت سے دوستی کی پینگیں بڑھانا کشمیری عوام کی قربانیوں کو ضائع

(باقی صفحہ 16 پر)